Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۴۲

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۹۸ھ ۲۸ امان ۱۳۵۷ ہش ۲۸ مارچ ۱۹۷۸ء | نمبر ۷۱

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۸ امان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جھوٹ ترک کئے بغیر انسان مطہر نہیں ہو سکتا

اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے جھوٹ کو بُتوں کی نجاست کیساتھ وابستہ کر کے بیان فرمایا ہے

"حقیقت میں جب تک انسان جھوٹ کو ترک نہیں کرتا وہ مطہر نہیں ہو سکتا۔ نابکار دُنیا دار کہہ سکتے ہیں کہ جھوٹ کے بغیر گذارہ نہیں ہوتا یہ ایک بیہودہ گوئی ہے۔ اگر سچ سے گذارہ نہیں ہو سکتا تو پھر جھوٹ سے بھی ہرگز گذارہ نہیں ہو سکتا۔ افسوس کہ یہ بدبخت لوگ خدا تعالیٰ کی قدر نہیں کرتے۔ وہ نہیں جانتے کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے بدوں گذارہ نہیں ہو سکتا۔ وہ اپنا معبود اور مشکل کشا جھوٹ کی نجاست کو ہی سمجھتے ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں جھوٹ کو بُتوں کی نجاست کے ساتھ وابستہ کر کے بیان فرمایا ہے یقیناً سمجھو کہ ہم ایک قدم کیا ایک سانس بھی خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر نہیں لے سکتے۔ ہمارے جسم میں کیا کیا قویٰ ہیں لیکن کیا ہم اپنی طاقت سے اُن سے کام لے سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ جو لوگ اپنی قوتِ بازو پر بھروسہ کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کو چھوڑ دیتے ہیں اُن کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کے یہ معنی نہیں کہ ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ رہے بلکہ خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ اسباب سے کام لینا اور اُس کے عطا کردہ قویٰ کو کام میں لگانا پھر نتیجہ کے لئے خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنا یہی حقیقی راہ ہے اور خدا تعالیٰ کی قدر ہے۔ جو لوگ خداداد قویٰ سے کام نہیں لیتے اور صرف مُنہ سے کہہ دیتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں وہ جھوٹے ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کی قدر نہیں کرتے بلکہ خدا تعالیٰ کو آزماتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۶۷، ۳۶۸)

بحرِ عرفان کے موتی اور جوامع الکلم

بُتوں کی نجاست اور جھوٹ بولنے سے بچو

جھوٹ اضطراب اور پریشانی کا موجب ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

(۱) اِجۡتَنِبُوا الرِّجۡسَ مِنَ الۡاَوۡثَانِ وَاجۡتَنِبُوۡا قَوۡلَ الزُّوۡرِ ۙ (الحج آیت ۳۲)

ترجمہ:۔ تم بت پرستی کی نجاست اور جھوٹ بولنے سے بچو۔

(۲) اِنَّ اللّٰہَ لَا یَہۡدِیۡ مَنۡ ہُوَ کٰذِبٌ کَفَّارٌ ۝ (الزمر آیت ۴)

ترجمہ:۔ اللہ یقیناً جھوٹے اور ناشکرگزار کو کامیابی کا راستہ نہیں دکھاتا۔

(۳) لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌۢ بِمَا کَانُوۡا یَکۡذِبُوۡنَ ۝ (البقرہ آیت ۱۱)

ترجمہ:۔ ان کے لئے دردناک عذاب ہے اس لئے کہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے۔

حدیث النبی صلّے اللہ علیہ وسلم:۔

عَنِ الۡحَسَنِ بۡنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا قَالَ حَفِظۡتُ مِنۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ: "دَعۡ مَا یَرِیۡبُکَ اِلٰی مَا لَا یَرِیۡبُکَ، فَاِنَّ الصِّدۡقَ طُمَاۡنِیۡنَۃٌ وَالۡکِذۡبَ رِیۡبَۃٌ"

(ترمذی ابواب القیامۃ)

ترجمہ:۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان اچھی طرح یاد ہے کہ شک میں ڈالنے والی باتوں کو چھوڑ دو۔ شک سے مبرا یقین کو اختیار کرو کیونکہ یقین بخش سچائی اطمینان کا باعث بنتی ہے اور جھوٹ اضطراب اور پریشانی کا موجب ہوتا ہے۔

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۸ امان ۱۳۵۷ھش
۲۸ مارچ ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان کو راندۂ درگاہ بنانے والی سب سے بڑی گمراہی

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی طرف سے مامورین الٰہی کی انتہائی شدید مخالفت ہونے کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ مامورین الٰہی جن قوموں کی طرف مبعوث کئے جاتے ہیں وہ مختلف قسم کی بدیوں اور عام بُرائیوں میں مبتلا ہی نہیں ہوتے بلکہ اُن میں سے بدی کو بدی سمجھنے کا احساس بھی مٹ جاتا ہے۔ وہ بُرے افعال کا ارتکاب انہیں اچھا سمجھ کر ہی کر رہے ہوتے ہیں۔ اِسی لئے جب مامورین الٰہی انہیں اُن کے بُرے افعال پر ٹوکتے اور انہیں اُن سے باز آنے کی تلقین کرتے ہیں تو وہ پشیمان ہونے کی بجائے ان کی مخالفت پر کمربستہ ہو جاتے ہیں اور انہیں اُن کے مشن میں ناکام کرنے کے منصوبے باندھ کر انہیں روبہ عمل لانے میں اپنا پورا زور صرف کر ڈالتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے مامورینِ الٰہی کے مخالفین کی اِس روش کو ظلمت سے تعبیر کیا ہے اور باور کرایا ہے کہ چونکہ وہ ظلمت اُنہیں ظلمت محسوس ہی نہیں ہوتی اس لئے وہ اُس سے باہر آنا ہی نہیں چاہتے۔ برخلاف اس کے مامورینِ الٰہی کے متبعین بدیوں اور بُرائیوں سے بڑی حد تک مبرا ہوتے ہیں اور نیکیاں بجا لانا ان کا طرۂ امتیاز ہوتا ہے اس لئے وہ ایک طرح سے نور اور روشنی میں چل پھر رہے ہوتے ہیں اور اپنے اس نور کی وجہ سے دنیا میں شناخت کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ دونوں کی متضاد حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ۭ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (الانعام آیت ۱۲۳)

ترجمہ:۔ کیا جو شخص مُردہ ہو پھر ہم نے اُسے زندہ کر دیا ہو اور اس کے لئے ایسی روشنی مقرر کی ہو جس کے ذریعہ سے وہ لوگوں میں چلتا پھرتا ہو اُس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جس کا حال یہ ہے کہ وہ اندھیروں میں (پڑا ہوا) ہے اور ان سے کسی وقت بھی نہیں نکلتا۔ اسی طرح کافروں کے لئے ان کے اعمال خوبصورت کر کے دکھائے گئے ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مامورینِ الٰہی کے متبعین کو روشنی میں چلنے والے اور اُن کے منکروں اور مخالفوں کو اندھیروں میں بھٹکنے والے قرار دیا ہے اور بتایا ہے کہ مامورینِ الٰہی کے مخالفین نہ صرف یہ کہ اندھیروں میں بھٹک رہے ہوتے ہیں بلکہ شومئ قسمت سے وہ اُن اندھیروں کے اس قدر عادی ہو جاتے ہیں کہ اندھیروں سے باہر آنا اُن کے لئے از حد دوبھر ہوتا ہے۔ روشنی میں اُن کی آنکھیں چندھیانے لگتی ہیں اِس لئے وہ رہ رہ کر اندھیروں کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔ اندھیروں میں پڑے رہنے میں وہ ایک خاص لذت محسوس کر رہے ہوتے ہیں اِس لئے وہ اُن سے باہر آنا چاہتے ہی نہیں، اُلٹا مامورینِ الٰہی کے متبعین کو بھی ظلمت میں واپس لانے کی فکر میں رہتے ہیں۔ اِس کے لئے وہ ان کے خلاف طرح طرح کی تدبیریں کرتے اور منصوبے باندھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں اُن کے مخالفانہ منصوبوں میں کبھی کامیاب نہیں ہونے دیتا یعنی ان کی تدابیر خود ان کے اپنے خلاف نتیجہ پیدا کرتی چلی جاتی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اِس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ ہر مامور من اللہ کے زمانہ میں ایسا ہی ہوتا رہا ہے فرماتا ہے:۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ۭ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ (الانعام آیت ۱۲۴)

ترجمہ:۔ اور ہم نے ہر ایک بستی میں اُس کے بڑے بڑے مجرموں کو ایسا ہی بنا دیا ہے (یعنی عادی مجرم ہونے کی وجہ سے اُنہیں اپنے بُرے اعمال اچھے نظر آتے ہیں اور اُنہی میں وہ مگن رہتے ہیں) جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ (ہر) بستی میں (مامورینِ الٰہی کے خلاف) تدبیریں کرتے ہیں لیکن درحقیقت وہ اپنی ہی جانوں کے خلاف تدبیریں کرتے ہیں اور وہ سمجھتے نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین یعنی کفارِ مکہ نے بعینہٖ وہی طرزِ عمل اختیار کیا جو انبیاءِ سابق کے مخالفین اپنے اپنے زمانہ میں اختیار کرتے رہے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے اس طرزِ عمل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

وَاِذَا جَاۗءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ۘ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ۭ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ۝ (الانعام آیت ۱۲۵)

ترجمہ:۔ اور جب ان (یعنی کفارِ مکہ) کے پاس کوئی نشان آتا ہے تو کہتے ہیں جب تک ہمیں وہ نہ دیا جائے جو (دوسرے) رسولوں کو دیا گیا ہے ہم ہرگز ایمان نہیں لائیں گے۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ اُس نے اپنی پیغامبری (کا منصب) کسے سپرد کرنا ہے۔ جن لوگوں نے (تکذیب کے) گناہ کا ارتکاب کیا ہے اُنہیں بوجہ اس کے کہ وہ (نبیؐ کے خلاف) تدبیریں کرتے ہیں اللہ کی طرف سے رسوائی نصیب ہوگی اور سخت عذاب ملیگا۔

چنانچہ یہ ایک حقیقت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کفارِ مکہ کی سب تدبیریں باطل ہو کر رہیں اور اُنہیں اِسی دنیا میں رُسوائی نصیب ہوئی اور سخت عذاب مل کر رہا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے گناہ کے احساس سے اپنے آپ کو محروم کر لیا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف تدبیریں کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی تھی۔ اُن کے اپنے کرتوتوں کی وجہ سے ہدایت کو قبول کرنا اُن کے نصیب میں نہ تھا اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی خوش بختی اور کفارِ مکہ کی حرماں نصیبی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاۗءِ ۭ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَي الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ (الانعام آیت ۱۲۶)

ترجمہ:۔ اور جسے اللہ (اُس کی فطری نیکی کی وجہ سے) ہدایت دینے کا ارادہ کرتا ہے اُس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے اور جسے (بُرے اعمال کو اُس کے اچھا سمجھنے کی وجہ سے) گمراہ کرنے کا ارادہ کر لیتا ہے اُس کا سینہ نہایت تنگ کر دیتا ہے گویا کہ وہ بلندی کی طرف چڑھ رہا (اور بُری طرح ہانپ رہا) ہے۔ اسی طرح اللہ (ان لوگوں کے دلوں میں) جو ایمان نہیں لاتے پلیدی پیدا کر دیتا ہے (یعنی وہ پلیدی میں بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں)۔

الغرض سب سے بڑی گمراہی جو انسان کو راندۂ درگاہ بنانے کا موجب ثابت ہوتی ہے گناہ کے احساس کا مفقود ہو جانا ہے۔ اِسی کی وجہ سے انسان کو بُرائیاں اچھی شکل میں نظر آتی ہیں اور وہ پلیدی اور ناپاکی میں بڑھتا چلا جاتا ہے اور اِسی کی وجہ سے وہ مامورینِ الٰہی کی مخالفت ہی نہیں کرتا بلکہ ان کے خلاف تدبیریں کرنے میں اپنا پورا زور صرف کر ڈالتا ہے۔ اِس کا نتیجہ اِسی دنیا میں ذلت و رسوائی اور عذابِ شدید کی شکل میں ظاہر ہو کر رہتا ہے۔

آئی تو ہے پھر فصلِ بہاراں

دل میں خراماں ہے یادِ یاراں
نقش و نگارِ شہرِ نگاراں

شاخِ نشیمن! گھبرائیں کیا ہم
دیکھے ہوئے ہیں یہ برق و باراں

خود بھی بچالے ہیں چاک داماں
چارہ گرانِ سینہ فگاراں

جانا ہے آخر تنہا تنہا
یارو کہاں تک صحبتِ یاراں

امسال دیکھیں کیا گُل کھلائے
آئی تو ہے پھر فصلِ بہاراں

عبدالمنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی شریعت کے قیام سے متعلق

حضرت مصلح موعودؓ کے بعض اہم ارشادات

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب زاہد ۔ قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ

(۳)

پانچویں ہدایت:

شرعی نظام کو قائم کرنے کے لئے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو پانچویں ہدایت فرمائی ہے۔ اس کا تعلق اس بات سے ہے کہ حکومت وقت نے جن باہمی اور انتظامی معاملات اور تنازعات میں ہمیں شرع کے مطابق فیصلے کرنے کی اجازت دی ہے ان میں ہم شرع کے مطابق فیصلہ کروائیں اور اس کے لئے مرکزی دار القضاء یا مقامی قاضی یا جماعتی عدالتی بورڈ کی طرف رجوع کریں۔

حضورؓ فرماتے ہیں:۔

"پانچویں بات جس کی طرف میں جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ سوائے ان مقدمات کے جن کو عدالت میں لے جانے کی مجبوری ہو۔ اور جن کے متعلق قانون یہ کہتا ہو کہ انہیں عدالت میں لے جاؤ۔ ہمارا کوئی جھگڑا عدالت میں نہیں جانا چاہیئے اور ان جھگڑوں کا شریعت کے ماتحت فیصلہ کرانا چاہیئے اور اگر کوئی شخص اس حکم کو نہ مانے تو جماعت کو چاہیئے کہ اسے سزا دے تاکہ اس کی اصلاح ہو اور اگر وہ سزا برداشت کرنے کے لئے تیار نہ ہو تو اسے جماعت سے الگ کر دیا جائے۔ اس وقت صرف قادیان میں اس بات پر عمل ہوتا ہے مگر میں اب چاہتا ہوں کہ ہر جماعت میں پنچائتی بورڈ بن جائیں جو معاملات کا تصفیہ کیا کریں۔ پس ہر احمدی کو اپنے دل میں یہ اقرار کرنا چاہیئے کہ آئندہ وہ اپنا کوئی مقدمہ جس کے متعلق گورنمنٹ مجبور نہیں کرتی کہ اسے انگریزی عدالت میں لے جایا جائے عدالت میں نہیں لے جائے گا۔ بلکہ اپنے عدالتی بورڈ یا اپنے قاضی سے شریعت کے مطابق اس کا فیصلہ کرائے گا۔ اور جو بھی وہ فیصلہ کریگا اسے شرح صدر کے ساتھ قبول کرے گا۔ اور اگر اس حکم پر عمل کرانے سے جماعت کا ایک حصہ ضائع ہو جائیگا تو بھی اس کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔"

(انقلاب حقیقی صفحہ ۱۲۸)

چھٹی ہدایت:

نظام شریعت کے قیام کے لئے چھٹی ہدایت جو حضورؓ نے احباب جماعت کو ارشاد فرمائی بلکہ جلسہ سالانہ ۱۹۳۶ء کے موقعہ پر جملہ حاضرین کو کھڑا کر کے ان سے عہد لیا تھا وہ عورتوں کے ورثہ سے تعلق رکھتی ہے۔

حضورؓ فرماتے ہیں:۔

"ہمارے ملک میں زمینداروں میں بالعموم ورثہ کے مسئلہ پر عمل نہیں کیا جاتا...... جماعت میں کثرت سے ایسے لوگ موجود ہیں جو اس حکم پر عمل نہیں کرتے اور اپنی لڑکیوں۔ اپنی بہنوں۔ اپنی بیویوں اور اپنی ماؤں کو ورثہ میں وہ حصہ نہیں دیتے جو شریعت نے ان کے لئے مقرر کیا ہے۔ مگر میں پوچھتا ہوں اس مسئلہ پر عمل کرنے میں کیا روک ہے؟ سوائے اس کے کہ تم یہ کہو کہ ہمارے ہاں رواج نہیں۔ اس کا اور کوئی جواب تم نہیں دے سکتے۔ مگر کیا پہلے تمام مسلمان اس پر عمل نہیں کرتے رہے اور کیا یہ شرم کی بات نہیں کہ آج یوپی کا ہر احمدی تو اس پر عمل کرتا ہے۔ اسی طرح صوبہ سرحد میں مسلمانوں نے اپنی مرضی سے ایسا قانون بنوایا ہے۔ جس پر عمل کر کے ہر شخص شریعت کے مطابق اپنی جائیداد تقسیم کرنے کے لئے مجبور ہے۔ مگر وہ احمدی جس کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ اس زمین کو بدل کر ایک نئی زمین بنائے گا اور اس آسمان کو بدل کر ایک نیا آسمان بنائے گا وہ اپنی بیٹیوں، اپنی بہنوں اور اپنی ماؤں کو وہ حصہ نہیں دیتا جو شرعاً انہیں ملنا چاہیئے۔"

پھر فرماتے ہیں:۔

"میں سمجھتا ہوں۔ اب وقت آگیا ہے کہ ہر مخلص اقرار کرے کہ آئندہ وہ اس کی پابندی کرے گا اور اپنی بیٹی اپنی بہن۔ اپنی بیوی اور اپنی ماں کو وہ حصہ دے گا جو شریعت نے انہیں دیا ہے اور اگر وہ اس پابندی کے لئے تیار نہیں تو وہ ہم سے الگ ہو جائے۔ پس آئندہ پورے طور پر اپنی جماعتوں میں اس کی پابندی کرائی جائے اور جو لوگ اس مسئلہ پر عمل نہ کریں۔ ان کے متعلق غور کیا جائے کہ ان کے لئے کیا تعزیر مقرر کی جاسکتی ہے اور اگر کوئی ہماری تعزیر کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہ ہو تو ایسے شخص کو جماعت سے نکال دیا جائے تا آئندہ کوئی شخص یہ نہ کہہ سکے کہ تمہارے ہاں شریعت کی ہتک ہوتی ہے۔"

(انقلاب حقیقی صفحہ ۱۲۳-۱۲۴)

چنانچہ اس کے بعد حضورؓ نے بڑے ولولہ انگیز انداز میں فرمایا:۔

"میں آج وہ بات کہتا ہوں جو پہلے کبھی نہیں کہی اور میں جماعت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ آپ میں سے جو لوگ اس مسئلہ پر آئندہ عمل کرنے کے لئے تیار ہیں وہ کھڑے ہو جائیں۔"

اس پر حاضرین نے کھڑے ہو کر لبیک یا امیر المومنین لبیک! کہتے ہوئے اس کا اقرار کیا۔ اس کے بعد حضورؓ نے فرمایا:۔

"دیکھو! آج تم میں سے ہر شخص نے یہ اقرار کیا ہے کہ وہ دکھوں اور تکالیف کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنی مرضی سے خدا تعالیٰ کی محبت اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے احیاء کے لئے طوعاً بغیر کسی جبر کے اور اکراہ کے اس امر کے لئے تیار ہے کہ وہ اپنی جائیدادوں سے اپنی لڑکیوں اور دوسری رشتہ دار عورتوں کو وہ حصہ دے گا جو خدا اور اس کے رسول ﷺ نے مقرر کیا۔ پس اس وقت چونکہ بحیثیت جماعت آپ لوگوں نے عمل کا اقرار کیا ہے اس لئے یاد رکھیں کہ آئندہ اگر کوئی شخص اس پر عمل نہیں کرے گا تو اس سے قطع تعلق کا حکم دیا جائے گا۔ یا کوئی اور سزا دی جائے گی جو ہمارے امکان میں ہے اور اگر وہ سزا برداشت کرنے کے لئے تیار نہ ہوا تو اسے جماعت سے الگ کر دیا جائے گا۔"

(انقلاب حقیقی صفحہ ۱۲۴-۱۲۵)

(۴) قیام شریعت کے سلسلہ میں حضورؓ نے اپنی کوشش اور جدوجہد کو انہی ہدایات تک محدود نہیں رکھا بلکہ آپ نے اس بارے میں ایک خصوصی خطبہ ارشاد فرمایا اور کارکنان جماعت کو پابند قرار دیا کہ وہ اس خطبہ کی روشنی میں تمام احباب جماعت سے عہد لیں کہ وہ شریعت کے مطابق اپنی زندگی گزاریں گے۔

حضورؓ فرماتے ہیں:۔

"میں احباب جماعت کو وہ عہد یاد دلاتا ہوں جو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر انہوں نے کیا تھا۔ میرے اس خطبہ کو ہر جگہ تمام دوستوں کو اکٹھا کر کے سنایا جائے اور ان سے پھر عہد لیا جائے کہ وہ اسلامی تمدن اور اسلامی تعلیم کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں گے۔ جلسہ سالانہ کی تقریر تو معلوم نہیں کب تک چھپے...... اس لئے دوست کوشش کریں کہ یہ خطبہ ہر ایک احمدی تک پہنچ سکے یوں بھی جلسہ سالانہ پر سب لوگ نہیں آسکتے۔ بہت سے احمدی ہیں جنہوں نے اس تقریر کو نہیں سنا۔ ...... اس لئے قادیان کی سب مساجد میں بھی اس خطبہ کو بار بار پڑھ کر سنایا جائے اور جلسہ پر جو عہد لئے گئے تھے۔ انہیں بھی دہرایا جائے اور پھر جماعت سے وعدہ لیا جائے کہ وہ اس پر عمل کریں گے اور احیاء دین اور قیام شریعت کی بنیادوں کو مضبوط کریں گے تا قلیل عرصہ میں وہ تمدن قائم ہو جائے جس کو اسلام قائم کرنا چاہتا ہے اور جس کو قائم کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے ہیں۔"

پھر فرماتے ہیں:۔

"پس ہر جگہ یہ خطبہ سب دوستوں کو جمع کر کے سنایا جائے۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں کئی مساجد میں نماز ہوتی ہے اس لئے یہاں بھی ہر مسجد میں اسے سنایا جائے اور دوبارہ سب سے وعدے لئے جائیں کہ وہ اس کی ہدایتوں کے مطابق عمل کریں گے۔ بیرونی جماعتوں میں کثرت سے ایسے لوگ ہیں جو جلسہ کے موقع پر نہیں آئے تھے اس لئے اس امر کی ضرورت ہے کہ اس خطبہ کو لوگوں تک پہنچایا جائے اور اسے سائر لوگوں سے اقرار لئے جائیں کہ وہ آئندہ اسلامی تمدن اور تہذیب کے مطابق عمل کریں گے اور جہاں تک حکومت کا قانون ان کو اجازت دیتا ہے۔ تمدنی۔ معاشی۔ معاشرتی۔ اور دوسرے معاملات میں اسلامی تعلیم کو رائج کریں گے۔"

(الفضل ۲۱ فروری ۱۹۳۸ء)

پھر یہی نہیں۔ بلکہ انہی دنوں میں حضورؓ نے اس امر کا بھی اظہار فرمایا کہ آئندہ اس امر کا بھی امکان ہے کہ جبر عظیم آزار ہو تو یہاں دینی مدرسے بند کر دیئے جائیں اس لئے احباب جماعت کا فرض ہے کہ پیشتر اس کے کہ وہ دن آئیں اسلامی تعلیم کو وہ اس طرح اپنے اندر قائم اور جاری کریں کہ اگر دینی سکول بند بھی ہو جائیں تو ہر احمدی اپنی جگہ پر پروفیسر اور فلاسفر ہو جو اپنے اہل خانہ کو گھر میں دینی تعلیم دینے کی اہلیت رکھتا ہو حضورؓ فرماتے ہیں:-

"پیشتر اس کے کہ وہ دن آئیں یا ان کے آنے میں ہم روک بنتے کے اہل نہ رہ سکیں۔ ہمیں اسلامی تعلیم کو اس طرح اپنے اندر قائم اور جاری کرلینا چاہیئے کہ اگر دینی سکول توڑ بھی دیئے جائیں۔ تو ہر احمدی اپنی جگہ پر پروفیسر اور فلاسفر ہو جو اپنے بچوں کو گھر میں وہی تعلیم دے جو ہم نے سکولوں میں دینی ہے اس وقت جو بچے ہوں وہ اپنی ماؤں سے اور باپوں سے اور بھائیوں اور بہنوں سے وہی باتیں سنیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مونہہ سے نکلی ہیں۔ اس طرح وہ وقت جو بچوں کو گھر میں والدین کے پاس رہنے کے لئے ملتا ہے اس میں ان کی دینی تعلیم و تربیت ہو سکے گی۔ ماں باپ سے ملنے کا وقت بچوں کو سخت سے سخت حکومتوں کے ماتحت بھی ملتا ہے حتی کہ روس میں جہاں بہت پابندیاں ہیں والدین سے بچوں کو ملنے کی اجازت ہے پس اگر کوئی ایسا وقت آ بھی جائے جب دینی تعلیم کا انتظام حکومت ممکن کرنے نہ دے تو اس وقت وہ وقت جو بچے والدین کے پاس گزاریں ان کی دینی تعلیم کو مکمل کرنے کا ذریعہ بن جائے۔"

(الفضل ۲۱ جنوری ۱۹۳۸ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ان جملہ ارشادات پر یکجائی نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضورؓ نے اسلامی حکومت کے قیام کے متعلق جو یہ فرمایا تھا بالکل درست اور برحق فرمایا تھا کہ:-

"جہاں حکومت مجھے اجازت دیتی ہے وہاں میں اسلام کی حکومت قائم کرنے کے لئے اپنا زور لگاتا ہوں۔ لگاتا چلا آیا ہوں اور ان شاء اللہ لگاتا رہوں گا۔

کیا کوئی خیال کر سکتا ہے کہ اگر آج میرے بس میں یہ ہو کہ میں انگلستان کے تمام لوگوں کو مسلمان بنا دوں اور پارلیمنٹ کے ممبروں کو بھی مسلمان بنا کر وہاں اسلامی حکومت قائم کردوں تو میں اپنے اس اختیار سے کام لینے سے انکار کردوں گا۔ میں تو ایک منٹ کی دیر بھی نہیں لگاؤں گا اور کوشش کروں گا کہ فوراً ان لوگوں کو مسلمان بنا کر انگلستان میں اسلامی حکومت قائم کردوں لیکن چونکہ یہ میرے بس کی بات نہیں۔ اس لئے میں کر نہیں سکتا۔ ورنہ میں اس بات سے انکار تو نہیں کرتا کہ میرے دل میں یہ خیال ہے اور یقیناً میرے دل کی خواہش ہے کہ ہمارے بادشاہ بھی مسلمان ہو جائیں۔ پارلیمنٹ کے ممبر بھی مسلمان ہو جائیں اس میں اگر دیر ہے تو اس لئے نہیں کہ میری خواہش نہیں کہ وہ مسلمان ہوں بلکہ اس لئے دیر ہے کہ ان کو مسلمان کرنا میرے اختیار میں نہیں۔ ...... اس وجہ سے وہاں اسلامی حکومت قائم نہیں کی جاسکتی ورنہ اسلامی حکومت کے قائم کرنے کے لئے میرے دل میں تو اتنی زبردست خواہش ہے کہ اس کا کوئی اندازہ ہی نہیں لگا سکتا۔"

(بحوالہ الفضل ۲۷ مارچ ۱۹۳۶ء)

سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد گرامی سے واضح ہے کہ حضور کے دل میں کس قدر یہ خواہش تڑپ رہی تھی کہ جس قدر جلد عمل ہو سکے دنیا میں اسلامی حکومت کو قائم کیا جائے۔ یہاں تک کہ حضورؓ نے ایک مرحلہ پر یہ بھی فرمایا کہ اگر ہم نے اسلامی حکومت کے قیام کے لئے نظام شریعت قائم نہ کیا تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہم خدا تعالیٰ کے نزدیک گناہ کے مرتکب ہوں گے۔

حضورؓ فرماتے ہیں:-

"میں اعلان کرتا ہوں کہ اب وقت آگیا ہے کہ ہماری جماعت اپنی ذمہ داری کو سمجھے اور احیاء سنت و شریعت کے لئے سرگرم عمل ہو جائے جب تک میں نے اعلان نہ کیا تھا۔ لوگوں کے لئے کوئی گناہ نہیں تھا۔ اب جبکہ امام اعلان کرتا ہے کہ احیاء سنت و شریعت کا وقت آگیا ہے کسی کو پیچھے رہنا جائز نہیں ہوگا اور اگر اب سستی ہوئی تو کبھی بھی کچھ نہ ہوگا۔" (انقلاب حقیقی صفحہ ۱۱۳)

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد گرامی اپنے مفہوم میں بالکل واضح ہے جس سے پتہ لگتا ہے کہ آپ نے واشگاف الفاظ میں فرمایا ہے کہ جو احمدی اسلامی شریعت کو قائم کرنے کے لئے سرگرم عمل نہیں ہے وہ گناہ کا مرتکب ہے۔

اب آپ کی خدمت میں حضورؓ کے اس ارشاد گرامی کو پیش کرتے ہیں۔ جس میں آپ نے بوضاحت فرمایا ہے کہ ایک احمدی جب ان احکام پر عمل کرتا ہے۔ جن پر عمل کرنا اس کی قدرت میں ہے تو اس سے وہ نہ صرف ان مخالفین کے مونہوں کو بند کرتا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ احمدی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتے ہیں۔ بلکہ وہ دنیا میں اسلامی حکومتوں کے قیام کے لئے ایک بہت بڑا جہاد کرتا ہے۔

حضورؓ فرماتے ہیں:-

"بے شک آج ہم کام نہیں کر سکتے جو حکومت اور بادشاہت کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں مگر وہ باتیں جو ہمارے اختیار میں ہیں ان پر آج سے ہی عمل شروع ہو جانا چاہیئے اور پھر آئندہ ترتیب زمانہ میں جوں جوں شریعت کے احکام تفصیل سے لکھے جائیں ان تمام احکام کو عملی رنگ دیتے چلے جانا چاہیئے اور جماعت ان کو یاد کرتی چلی جائے تا یہ نہ ہو کہ وہ صرف چندہ دے کر یہ سمجھے کہ اس کا کام ختم ہو گیا بلکہ اسلام کے تمام احکام پر عمل اس کی غذا ہو اور سنت و شریعت کا احیاء اس کا مشغلہ ہو۔ یہاں تک کہ دنیا تسلیم کرے کہ یہ لوگ اس حصہ کے جو خدا تعالیٰ نے قیصر کر انگریزوں کو دے دیا ہے باقی تمام امور میں جماعت احمدیہ نے فی الواقعہ ایک نیا آسمان اور ایک نئی زمین بنا دی ہے اور ہم میں سے ہر شخص جہاں بھی پھر رہا ہو دنیا اسے دیکھ کر یہ نہ سمجھے کہ یہ بیسویں صدی میں انگریزوں کے پیچھے پھرنے اور مغربیت کی تقلید کرنے والا ایک شخص ہے بلکہ یہ سمجھے کہ یہ آج سے تیرہ سو سال پہلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مدینہ کی گلیوں میں پھر رہا ہے۔

"اے دوستو! میں نے خدا تعالیٰ کا حکم آپ لوگوں تک پہنچا دیا ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کا سوال کوئی معمولی سوال نہیں آپ لوگوں نے اقرار کیا ہے کہ آپ ہر تکلیف اور ہر مصیبت اٹھا کر بھی اسلام کے احکام پر عمل کریں گے اور اس تمدن کو قائم کریں گے۔ جس تمدن کو قائم کرنے کا اسلام نے حکم دیا اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ لوگوں میں سے ہر ایک اپنے عہد پر مضبوطی سے قائم رہے گا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان باتوں پر فوراً عمل کرنا شروع کر دے گا جن پر عمل کرنا اس کے اختیار میں ہے یہاں تک کہ وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ احمدی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتے ہیں ان کا منہ ہمارا عملی نمونہ دیکھ کر بند ہو جائے۔ اور تم یہ دعویٰ کرسکو کہ اگر ہم ہتک کرتے ہیں تو دیکھو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کن میں زندہ ہیں اور ہر شخص اقرار کرے کہ آپ احمدیوں کے وجود میں زندہ ہیں۔"

(انقلاب حقیقی صفحہ ۱۲۹-۱۳۰)

آخر میں حضورؓ فرماتے ہیں کہ یہ کام بڑا ہے اور ہم ضعیف کمزور اور ناتواں ہیں اس لئے آؤ ہم خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہمیں اس کے کرنے کی توفیق بخشے آمین

حضور فرماتے ہیں:-

"یہ کام بڑا ہے اور ہم ضعیف کمزور اور ناتواں ہیں پس آؤ کہ ہم خدا سے دعا کریں کہ اے خدا تو ہم کو سچا بنا تو ہمیں جھوٹ سے بچا تو ہمیں بزدلی سے بچا۔ تو ہمیں غفلت سے بچا۔ تو ہمیں نافرمانی سے بچا۔ اے خدا ہمیں اپنے فضل سے قرآن پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما اور ہمارے چھوٹوں [illegible] (باقی صفحہ [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط نمبر ۳۲

فہرست وصولی چندہ مہمانخانہ مستورات

چندہ مہمان خانہ مستورات کی اگلی فہرست شائع کی جا رہی ہے۔ الفضل کے صفحات میں اتنی گنجائش نہ تھی کہ ہر چندہ دینے والی کا نام شائع کیا جاتا اس لئے سَو روپے یا اس سے زائد دینے والی بہنوں کے نام شائع کئے جا رہے ہیں باقی سب کا چندہ ان کی لجنہ کے نام سے شائع کیا جا رہا ہے۔ جن بہنوں کا چندہ ابھی تک تین صد سے کم ہے انہیں چاہیئے کہ وہ مزید چندہ دیں تا ان کے نام نئے تعمیر شدہ مہمان خانہ میں کندہ کروائے جا سکیں۔ ابھی مہمانخانہ کی تکمیل کے لئے ایک لاکھ روپے کی مزید ضرورت ہے۔ میں صاحبِ استطاعت بہنوں کو اس طرف توجہ دلاتی ہوں کہ اس میں حصہ لے کر ثواب حاصل کریں تا جلسہ سالانہ پر آنے والی بہنیں آرام سے قیام کر سکیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

۱۔	لجنہ اماء اللہ		گجرات	۶۳۰.۰۰
۲۔	"	"	راولپنڈی	۶۰۳۲.۰۰
۳۔	"	"	چک ۱۸ ابھوڑو شیخوپورہ	۱۷۱.۰۰
۴۔	"	"	میانی ضلع سرگودھا	۱۱۴.۰۰
۵۔	"	"	چک ۳۳/ج سرگودھا	۱۴۱.۰۰
۶۔	"	"	منڈی بہاؤالدین	۲۱۰.۰۰
۷۔	"	"	گوجرانوالہ	۳۱۰.۰۰
۸۔	"	"	مردان	۳۶۵.۰۰
۹۔	"	"	لاڑکانہ	۲۰۵.۵۰
۱۰۔	"	"	حیدرآباد	۲۱۲۴.۰۰
۱۱۔	"	"	نورنگر فارم	۵۰۰.۰۰
۱۲۔	"	"	کنری	۱۶۴۴.۰۰
۱۳۔	"	"	میانوالی	۱۰۰.۰۰
۱۴۔	"	"	بھیرہ	۱۱۵.۰۰
۱۵۔	"	"	جمالپور	۴۵۹.۰۰
۱۶۔	"	"	چک ۹ پنیار سرگودھا	۱۲۵۷.۰۰
۱۷۔	"	"	گونیکی	۱۹۰.۰۰
۱۸۔	"	"	فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور	۳۱۷.۰۰
۱۹۔	"	"	فیصل آباد	۴۴۵.۰۰
۲۰۔	"	"	ملتان	۱۸۲۶.۰۰
۲۱۔	"	"	وہاڑی	۱۵۲.۰۰
۲۲۔	"	"	جہلم	۲۹۰.۰۰
۲۳۔	"	"	نیروبی	۱۲۴۳.۹۴
۲۴۔	"	"	نوشہرہ	۱۶۵.۰۰
۲۵۔	"	"	سیالکوٹ	۱۳۴۰.۰۰
۲۶۔	"	"	اوکاڑہ	۱۵۰۸.۰۰
۲۷۔	"	"	ساہیوال	۵۰۵.۰۰
۲۸۔	"	"	شیخوپور	۱۰۲.۰۰
۲۹۔	"	"	محمود آباد جہلم	۱۰۰.۰۰
۳۰۔	"	"	گوٹھ احمدیہ تھرپارکر	۱۱۵.۰۰
۳۱۔	"	"	قاضی احمد نواب شاہ	۳۰۵.۰۰
۳۲۔	"	"	مظفرگڑھ	۹۷۰.۰۰
۳۳۔	"	"	محمد آباد تھرپارکر	۵۰۰.۰۰
۳۴۔	"	"	ایبٹ آباد	۱۱۵.۰۰
۳۵۔	"	"	نواب شاہ	۱۱۱۸.۰۰
۳۶۔	"	"	خانکی ہیڈ ورکس	۱۰۰.۰۰
۳۷۔	"	"	منگلا ڈیم	۱۷۷.۰۰
۳۸۔	"	"	چک ۳۵ شمالی سرگودھا	۱۰۰.۰۰

(باقی)

نظامِ شریعت (بقیہ صفحہ ۴)

اور ہمارے بڑوں اور ہمارے مردوں کو اور ہماری عورتوں کو، ہمارے بچوں کو اور ہمارے بوڑھوں کو سب کو یہ توفیق دے کہ وہ تیرے کامل متبع بنیں ...... اے ہمارے رب ہمارے دلوں میں اپنی محبت پیدا فرما۔ اے ہمارے رب اپنی تعلیم، اپنی سیاست، اپنے اقتصاد، اپنی معاشرت اور اپنے مذہب کی محبت ہمارے دلوں میں ڈال۔ ان کی عظمت ہمارے اندر پیدا کر۔ یہاں تک کہ ہمارے دلوں میں اس تعلیم سے زیادہ اور کوئی پیاری تعلیم نہ ہو جو تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہمیں دی۔ ...... اور ہم اس انقلاب عظیم کے پیدا کرنے میں کامیاب ہوں جو تو اپنے مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے قائم کرنے کا ارادہ ظاہر کر چکا ہے۔ اٰمین اللّٰھم اٰمین۔"

(انقلاب حقیقی)

ایصالِ ثواب کا طریق

اوکاڑہ سے مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب باجوہ تحریر فرماتے ہیں کہ وہ اپنی مرحومہ خورشید امۃ صاحبہ کی طرف سے تحریک جدید کا چندہ ایصالِ ثواب کے لئے ادا فرماتے رہیں گے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی خورشید امۃ صاحبہ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور چوہدری صاحب کے اخلاص کو قبول فرماتے ہوئے ان کو دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ناصرات الاحمدیہ کا امتحان اور پرچے

ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ مرکزی امتحان ۲۶ر مئی بروز جمعہ ہوگا انشاء اللہ۔ ناصرات الاحمدیہ کی عہدیدار ۱۵ر اپریل تک دفتر لجنہ مرکزیہ کو اطلاع دیں کہ انہیں ناصرات کے معیار اوّل، دوم اور سوم کے لئے کتنے کتنے پرچے درکار ہیں۔ پرچے مرکز سے صرف ان لجنات کی ناصرات کو ارسال کئے جائیں گے جن کی طرف سے اطلاع ملے گی۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری والدہ محترمہ چند دن سے بیمار ہیں۔ کمزوری زیادہ ہے۔ ازراہ کرم احباب جماعت میری والدہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

(سید شاہ میر احمد اشرف ابن مکرم سید علی احمد صاحب انبالوی مرحوم۔ اشرف ٹی سٹال گولبازار۔ ربوہ)

۲۔ مکرم کیپٹن محمد سعید صاحب محلہ دار النصر غربی ربوہ چند دن سے پیٹ درد اور انتڑیوں کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

۳۔ مکرم ملک فضل احمد سابق باڈی گارڈ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرصہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ آجکل سانس کی شدید تکلیف ہے۔ احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نور الدین خوشنویس روزنامہ الفضل ربوہ)

۴۔ میرے والد محترم غلام قادر صاحب مالی تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں گو کبھی افاقہ ہو جاتا ہے مگر مکمل صحت نہیں ہوتی۔ احباب جماعت سے صحتِ کاملہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (منظر احمد ناصر دار العلوم غربی۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری راحت، ہمارا سکون اور ہماری جنّت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"انتہائی محنت نام ہے پوری اور وسیع قوت کو ہر لحاظ سے خرچ کر دینے کا۔ اسلام ہم سے اسی قسم کی محنت کا مطالبہ کرتا ہے اور اس سلسلہ میں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ محنت کے بغیر نہ دُنیا میں کوئی ترقی ہوتی ہے اور نہ دین میں محنت کے بغیر کوئی ترقی ہوتی ہے..... پس یہ ہے ایک مسلمان کی ذہنیت، یہ ہے ایک مسلمان کی شان اور یہ ہے ایک احمدی کا طرّۂ امتیاز۔ اس لئے تم محنت کرو محنت کرو..... کیونکہ اسی میں ہماری راحت، اسی میں ہمارا سکون اور یہی ہماری جنّت ہے۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ اگست ۱۹۷۲ء)

لازمی چندہ جات کی وصولی کے لئے انتہائی کوشش فرماویں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

انتہائی المناک وفات

خاکسار کے حقیقی برادر زادہ عزیزم چوہدری محمد ابراہیم آتش دارالرحمت وسطی ربوہ کا نوجوان لڑکا عزیزم محمد انعام ۲۶-۳-۷۸ کو مختصر علالت کے بعد ۱۷/۱۸ سال کی عمر میں اچانک اللہ کو پیارا ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یہ افسوسناک موت انتہائی صدمہ کا باعث ہے مگر ہم سب اپنے مولا کریم کی تقدیر پر راضی ہیں۔ ہر جان کے لئے موت کا وقت مقرر ہے جس سے ایک لمحہ ادھر اُدھر ہونے کی گنجائش نہیں۔ لیکن موت کا پس منظر ایسا ہے جس نے ہمارے رنج و غم کو بہت بڑھا دیا۔ ادھر بڑا بھائی عزیزم محمد اکرام دلہن بیاہ کر گھر لایا اور اُدھر مرحوم کا جنازہ ہسپتال سے گھر پہنچ گیا۔ جس قسم کے دُکھ سے خاندان بھر کو گزرنا پڑا اس کا اندازہ مشکل ہے۔ صرف اللہ تعالیٰ ہی تمام دُکھوں کا علاج ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رحمتوں میں ڈھانپ لے۔ غمزدہ باپ بھائی بہنوں اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اپنی رضا کے راستہ پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین

عزیز محمد انعام بہادر اور باغیرت بیٹا تھا۔ ۱۹۷۴ء کے فسادات میں عزیز مرحوم اپنے والد اور بھائی بہنوں کے ہمراہ تخت بھائی ضلع مردان میں مقیم تھا اس موقع پر عزیز ہر قسم کے مصائب کے سامنے چٹان کی طرح سینہ سپر رہا اور بڑی بہادری سے سخت ناموافق حالات کا مقابلہ کرتا رہا۔ بڑا پیارا بچہ تھا مگر سب سے پیارا تو ہمارا خدا ہے اس کے پیار کے سامنے سب غم ہیچ ہیں اس کا رحم سب غموں کو بہا کر لے جاتا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے احسان کو ہم کبھی بھول نہیں سکتے۔ نماز عشاء کے لئے حضور مسجد میں تشریف لائے تو بڑی شفقت اور پیار سے لواحقین کو صبر کی تلقین فرمائی۔ غمزدہ باپ اور بھائیوں کو معانقہ سے مشرف فرمایا۔ نماز کے بعد حضور نے نماز جنازہ پڑھائی اور عزیزم مرحوم کو قبرستان ربوہ میں دفن ہونے کی سعادت ملی۔

مکرم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب کے بھی ہم بے حد ممنون ہیں آپ بڑی توجہ اور ہمدردی سے مرحوم کا علاج کرتے رہے۔ اللہ کی تقدیر کو ٹالنا تو کسی کے بس کی بات نہیں۔ صاحبزادہ صاحب نے جس شفقت اور ہمدردی کا مظاہرہ کیا وہ ہمارے لئے بڑی تسکین کا باعث ہے۔ وفات کے وقت عزیز مرحوم ذکر الٰہی اور اطمینان سے سفر آخرت کی تیاری کرتا رہا۔ ایک دو روز قبل دو تین مرتبہ ذکر کیا کہ جب بھی سونے کیلئے آنکھیں بند کرتا ہوں امی مرحومہ ہنستی مسکراتی اشاروں سے اپنی طرف بلاتی نظر آتی ہیں۔ ایک اور عزیز نے خواب دیکھا کہ مرحوم کی والدہ آئی ہیں اور کہتی ہیں کہ میں انعام کو اپنے ہمراہ لیجا رہی ہوں۔ خدا تعالیٰ ماں بیٹے کو اگلی دنیا میں راضیۃ مرضیۃ رکھے اور ہم سب پر اپنا فضل اور رحم فرمائے۔

(خاکسار محمد اسمٰعیل دیالگڑھی)

ولادت

عزیزم مکرم چوہدری رفیق احمد صاحب گھمن بی۔ اے کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے تین لڑکیوں کے بعد فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری سعید احمد صاحب گھمن آف کوٹ کرم بخش تحصیل ڈسکہ کا پوتا اور مکرم حاجی چوہدری فیروز الدین صاحب میانوالی کا پڑنواسہ ہے احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی اور برکتوں سے معمور* لمبی زندگی عطا فرمائے۔ نیک، صالح اور خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(خاکسار محمد نواز گورایہ فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ)

موصی صاحبان توجّہ فرماویں

بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں تدفین کے لئے صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرار پانے کے لئے شوریٰ ۱۹۷۷ء میں قاعدہ نمبر ۳۹۴ مندرجہ ذیل صورت میں منظور ہوا ہے کہ

"ایسا احمدی شخص جس کی عمر کم از کم بارہ سال ہو اور اس نے اپنے والد کی ایمان کی حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا ہو اور حضور نے اس کو دیکھا ہو وہ بہشتی مقبرہ قطعہ صحابہ میں دفن ہو سکے گا۔"

ایسے موصی دوست جو مندرجہ بالا قاعدہ کی رُو سے صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہوں وہ مندرجہ ذیل کوائف اپنے دستخطوں کے ساتھ دفتری ریکارڈ کو مکمل کرنے کے لئے اپنی اوّلین فرصت میں بھجوائیں:۔

ا۔ تاریخ بیعت

ب۔ احمدیت کی حالت میں یا اپنے والد کی احمدیت کی حالت میں ان کی حضور علیہ السلام سے ملاقات کب اور کہاں ہوئی۔ اگر اس وقت کا کوئی ایک واقعہ یا روایت یاد ہو تو وہ بھی مختصراً لکھیں۔

نوٹ:۔ یہ تمام کوائف موصی اپنے دستخطوں کے ساتھ یا ان کے اقرباء تحریر پر دستخط کرواکے دفتر کو ارسال فرماویں۔ کسی موصی کی وفات کے بعد ورثاء کی طرف سے ایسے کوائف قبول نہیں کئے جائیں گے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

ہفتہ قرآن مجید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت تعلیم القرآن کو فروغ دینے کے لئے امسال ۲۱ اپریل تا ۲۷ اپریل ۱۹۷۸ء ہفتہ قرآن مجید منانے کا پروگرام ہے۔

اس بارہ میں تفصیلی اعلان روزنامہ الفضل مورخہ ۲-۳-۷۸ میں کیا جا چکا ہے جس میں اس ہفتہ کے مضامین بھی مقرر کر دئے گئے ہیں۔

قرآن کریم کی تعلیم کو دُنیا میں فروغ دینا جماعت احمدیہ کا سب سے بڑا مقصد ہے تمام امراء و دیگر عہدیداران جماعت سے گذارش ہے کہ وہ اس ہفتہ کو ہر طرح کامیاب بنائیں اور اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

ھو الشافی

موٹاپا کیور
OBESITY CURE

بیمار طاقتور کیپسولز کا مکمل کورس -/15 Rs.
اپنے میڈیکل سٹورز سے طلب کریں ہول سیل کے لئے قریبی کیور ٹو سنٹر یا براہ راست ہم سے رابطہ قائم کریں۔

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
لاہور۔ کراچی۔ ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

ضرورت
عطاری و پنساری کے کام کے لئے ملازم کی ضرورت ہے۔
رضوان اینڈ برادرز گولبازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴